احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعہ 21 ستمبر 2012ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 21 ستمبر 2012ء 3 ذیقعد 1433 ہجری 21 تبوک 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 220

حضرت ابراہیمؑ کی مہمان نوازی

’’کیا تجھ تک ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر پہنچی ہے؟ جب وہ اس کے پاس آئے تو انہوں نے کہا سلام! اس نے بھی کہا سلام! (اور جی میں کہا) اجنبی لوگ (معلوم ہوتے ہیں) پھر وہ جلدی سے اپنے گھر والوں کی طرف گیا اور ایک موٹا تازہ (بھنا ہوا) بچھڑا لے آیا پھر اسے ان کے سامنے پیش کیا اور پوچھا کیا تم کھاؤ گے نہیں؟ تب اس نے ان کی طرف سے خوف محسوس کیا انہوں نے کہا ڈر نہیں اور انہوں نے اسے ایک صاحب علم بیٹے کی خوشخبری دی۔‘‘ (الذاریات 25 تا 29)

اخلاق عالیہ صحابہ کرام حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

ایک دفعہ ایک شخص حضرت ابوہریرہؓ کا مہمان ہوا۔ آپ نے جس اعلیٰ اور عمدہ طریق سے اس کی مہمان نوازی کی۔ اس نے اس کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا۔

میں نے صحابہؓ میں سے کسی کو ان سے زیادہ مستعدانہ طریقہ پر مہمان نوازی کرنے والا اور مہمان کی خبر رکھنے والا نہیں پایا۔ (ابوداؤد کتاب النکاح باب مایکرہ من ذکر الرجل حدیث 1859)

حضرت ام شریکؓ دولتمند خاتون تھیں بہت مہمان نواز تھیں اور قدرت نے فیاضی سے بھی نواز رکھا تھا۔ آپ نے اپنے مکان کو گویا مہمان خانہ بنایا ہوا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جو بھی مہمان آتے وہ اکثر آپ کے ہی مکان پر ٹھہرتے تھے۔ (نسائی کتاب النکاح باب الخطبة فی النکاح)

حضرت ابوبکر صدیقؓ کی مہمان نوازی، غریب پروری اور صلہ رحمی کی گواہی ایک ایسے سردار کی زبانی سنئے جو مسلمان نہیں تھا۔ میری مراد ابن دغنہ سے ہے جو قارہ قبیلہ کا سردار تھا۔ اس نے جب حضرت ابوبکرؓ کو مکہ سے ہجرت کرتے دیکھا تو پوچھا! کہاں جارہے ہیں۔ آپؓ نے فرمایا تمہاری قوم ہمیں مکہ میں رہنے نہیں دیتی۔ آزادانہ خدا کا نام لینے نہیں دیتی۔ اس لئے یہاں سے جارہا ہوں۔ اس پر اس نے کہا۔

آپ جیسے بااخلاق آدمی کو ہمارے شہر سے کیسے نکالا جاسکتا ہے۔ جو صلہ رحمی کرنے والے دوسروں کے بوجھ اٹھانے والے، مہمان نواز اور مصائب میں مدد کرنے والے ہیں۔ (الاصابہ فی تمییز الصحابہ جلد4 ص164)

صحابہ کرام جس طرح انسانوں کو دکھ اور تکلیف میں مبتلا نہ دیکھ سکتے تھے اور ان کے دکھ درد دور کرنے کی کوشش کرتے تھے اسی طرح جانوروں کی اذیت و تکلیف کو بھی وہ گوارا نہ کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں۔ جب ہم منزل پر پہنچتے تو سب سے پہلے اونٹوں کے کجاوے کھولتے تھے اور پھر نماز پڑھتے تھے۔

(ابوداؤد کتاب الجهاد باب فی نزول المنازل)

ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ایک چرواہے کو دیکھا کہ ایک جگہ اپنی بکریاں چرا رہا ہے۔ ان کو دوسری جگہ اس سے بہتر نظر آئی تو اس سے کہا وہاں لے جاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ قیامت کے دن ہر راعی سے اس کی رعیت سے متعلق پوچھا جائے گا۔

(اسوہ صحابہؓ حصہ اول ص202)

مکرم نوید احمد صاحب کراچی

راہ مولیٰ میں قربان ہوگئے

افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ حمیرا ٹاؤن حلقہ گلشن جامی کراچی کے احمدی نوجوان مکرم نوید احمد صاحب مورخہ 14 ستمبر 2012ء کو نامعلوم موٹر سائیکل سوار کی فائرنگ کی وجہ سے راہ مولیٰ میں قربان ہوگئے۔

تفصیلات کے مطابق مورخہ 14 ستمبر 2012ء کو مکرم نوید احمد صاحب عمر 22 سال اپنے گھر واقع حمیرا ٹاؤن حلقہ گلشنِ جامی کے سامنے اپنے دو غیراز جماعت پٹھان دوستوں عمیر اور حمزا کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ دو نامعلوم افراد موٹر سائیکل پر آئے اور اُنہوں نے اِن تینوں نوجوانوں پر کلاشنکوف اور ریپیٹر سے فائرنگ کر دی۔ کلاشنکوف سے نکلی دو گولیاں عزیزم نوید احمد کے پیٹ میں لگیں اور دیگر دونوں نوجوانوں کو بھی گولیاں لگیں جس سے یہ تینوں زخمی ہو گئے۔ انہیں فوری طور پر ہسپتال لے جایا گیا لیکن عزیزم نوید احمد ہسپتال جاتے ہوئے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے۔ جب کہ اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے دیگر دونوں نوجوانوں کا آپریشن ہو گیا ہے۔ گلشن جامی میں مکرم سید نعیم احمد شاہ صاحب صدر حلقہ گلشن جامی کراچی نے مورخہ 15 ستمبر کو بعد نماز ظہر ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور احمدیہ قبرستان کراچی میں تدفین ہوئی۔

مکرم نوید احمد صاحب ابن مکرم ثناء اللہ صاحب کے خاندان میں سب سے پہلے آپ کے دادا محترم عبدالکریم صاحب نے حضرت خلیفة المسیح الثانی کے ہاتھ پر بیعت کی۔ بیعت سے پہلے آپ کا تعلق امرتسر سے تھا مگر بیعت کے بعد آپ کا زیادہ وقت قادیان میں ہی گزرا۔ تقسیم کے بعد پاکستان میں آپ کا خاندان محمود آباد سٹیٹ سندھ

باقی صفحہ 8 پر

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

تعارف کتب حضرت مسیح موعود

لیکچر لاہور

حضرت اقدس مسیح موعود کا یہ لیکچر ''اسلام اور دوسرے مذاہب'' کے عنوان سے 3 ستمبر 1904ء کو لاہور کے ایک عظیم الشان جلسہ میں پڑھا گیا تھا۔ یہ ''لیکچر لاہور'' کے نام سے بھی مشہور ہے۔ اس کے ٹائٹل پیج پر حضور نے آیت فِيْهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ مرقوم فرمائی اور اس کے نیچے دو فارسی شعر رقم فرمائے جو رسول اکرم ﷺ کے نور دو جہاں اور خدانما ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔ یہ کتاب روحانی خزائن کی جلد نمبر 20 میں صفحہ 146 تا 200 کل 55 صفحات پر مشتمل ہے۔

27 اگست 1904ء کے پیسہ اخبار میں مرزا محمود نامی ایرانی جو لاہور میں فروکش اور مذہباً عیسائی تھے نے حضور کو مقابلہ کے لئے بلایا۔ چونکہ آپ پچھلے بارہ دن سے لاہور میں مقیم تھے اور اب مصروفیت کی بناء پر لاہور سے جانے والے تھے اور 3 ستمبر کو پہلے سے ایک جلسہ مقرر تھا جس میں یہ لیکچر پڑھا جانا تھا تو حضور نے تجویز فرمایا کہ ''میں حکیم مرزا محمود صاحب کو تصفیہ کے لئے ایک اور صاف راہ بتلاتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ کل 3 ستمبر کو جو جلسہ میں میرا مضمون پڑھا جائے گا وہ مضمون ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار اپنے پرچہ میں بتمام وکمال شائع کر دیں۔ حکیم صاحب موصوف سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس مضمون کے مقابلہ میں اسی اخبار میں اپنا مضمون شائع کرا دیں اور پھر خود پبلک ان دونوں مضمونوں کو پڑھ کر فیصلہ کر لے گی کہ کس شخص کا مضمون راستی پر اور سچائی اور دلائل قویّہ پر مبنی ہے اور کس شخص کا مضمون اس مرتبہ سے گرا ہوا ہے۔ میری دانست میں یہ طریق فیصلہ ان بدنتائج سے بہت محفوظ ہوگا جو آج کل زیادہ مباحثات سے متوقع ہے بلکہ چونکہ اس طرز میں روئے کلام حکیم صاحب کی طرف نہیں اور نہ ان کی نسبت کوئی تذکرہ ہے اس لئے ایسا مضمون ان رنجشوں سے بھی برتر ہوگا جو باہم مباحثات سے کبھی کبھی پیش آجایا کرتے ہیں''۔

اس لیکچر کے بنیادی طور پر دو حصے ہیں۔ پہلے میں آپ نے دین حق، عیسائیت اور آریہ دھرم کی تعلیمات کا ذکر فرمایا اور دوسرے میں اپنے دعوے کا۔

اس کتاب میں بنیادی طور پر حضرت اقدس نے مندرجہ ذیل امور درج فرمائے:

☆ حکومت وقت کا شکریہ ادا کیا۔

☆ اس وقت بہت سے مذاہب اور فرقے ہیں لیکن دراصل زبانوں پر خدا کا نام ہے لیکن دلوں میں دہریت پھیلتی چلی جا رہی ہے۔ فرمایا: ''سب کچھ زبان سے کہا جاتا ہے مگر عمل کے رنگ میں دکھلایا نہیں جاتا۔ اگر کوئی پوشیدہ راستباز ہے تو میں اس پر کوئی حملہ نہیں کرتا۔ مگر عام حالتیں جو ثابت ہو رہی ہیں وہ یہی ہیں کہ جس غرض کے لئے مذہب کو انسان کے لازم حال کیا گیا ہے وہ غرض مفقود ہے دل کی حقیقی پاکیزگی اور خداتعالیٰ کی سچی محبت اور اس کی مخلوق کی سچی ہمدردی اور حلم اور رحم اور انصاف اور فروتنی اور دوسرے تمام پاک اخلاق اور تقویٰ اور طہارت اور راستی جو ایک روح مذہب کی ہے اس کی طرف اکثر انسانوں کو توجہ نہیں...... پس اے پیارو! یہ نہایت سچا اور آزمودہ فلسفہ ہے کہ انسان گناہ سے بچنے کے لئے معرفت تامہ کا محتاج ہے نہ کسی کفارہ کا...... مگر ناقص معرفت کوئی فائدہ پہنچا نہیں سکتی اور نہ اس کا نتیجہ جو خوف اور محبت ہے کامل ہو سکتا ہے۔ ایمان جو کامل نہیں وہ بے سود ہے اور محبت جو کامل نہیں وہ بے سود ہے''۔

☆ ''خدا اپنی تمام خوبیوں کے لحاظ سے واحد لاشریک ہے کوئی بھی اس میں نقص نہیں۔ وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام پاک قدرتوں کا اور مبدأ ہے تمام مخلوق کا۔ اور سرچشمہ ہے تمام فیضوں کا...... اس کی رحمتیں دو قسم کی ہیں (1) ایک وہ جو بغیر سبقت عمل کسی عامل کے قدیم سے ظہور پذیر ہیں۔...... (2) دوسری رحمت وہ ہے جو اعمال پر مترتّب ہوتی ہے''۔

☆ قرآنی تعلیم پیش کی جس میں خدا کے قدیم ہونے اور باقی تمام اشیاء (مادہ وارواح) وغیرہ کا محدث ہونا ثابت کیا اور عفو اور باہمی محبت کے ساتھ رہنے اور اعلیٰ اخلاق اپنانے کا حکم دیا۔ فرمایا: ''اور چاہئے کہ تمہارے تمام اعضاء اور تمام قوتیں خدا کی تابع ہوں اور تم سب ایک ہو کر اس کی اطاعت میں لگو''۔

☆ یقین کی تین قسموں کا ذکر فرمایا علم الیقین، عین الیقین اور حق الیقین اور آپ نے کافوری اور زنجبیلی شربت کا فلسفہ بیان فرمایا۔

☆ کفارے اور مسیح کے ابن اللہ ہونے کی تردید۔

☆ عفو وانتقام اور حجاب وغیرہ کے بارے میں انجیلی اور قرآنی تعلیمات کا موازنہ

☆ آریہ مذہب اور اس کی تعلیمات کا ذکر۔ آریہ مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ کے انکار کی وجہ سے دہریہ ہو گئے ہیں اور آریہ کا مادہ اور ارواح کو قدیم ماننے کے عقیدہ کا ذکر اور تناسخ (آواگون) کا رد اور اس کے رد میں عقلی اور مشاہداتی دلیلیں پیش کیں۔

☆ سورۃ ہود کی آیت نمبر 108 اور حدیث نبوی سے جہنم کے غیر دائمی ہونے کے عقیدے کا ذکر۔

☆ طاعون کے عذاب کی پیش خبری۔ فرمایا: ''سو اپنے خدا کو جلد راضی کر لو اور قبل اس کے کہ وہ دن آوے جو خوفناک دن ہے یعنی طاعون کے زور کا دن جس کی نبیوں نے خبر دی ہے۔ تم خدا سے صلح کر لو۔ وہ نہایت درجہ کریم ہے ایک دم کی گداز کرنے والی توبہ سے ستّر برس کے گناہ بخش سکتا ہے اور یہ مت کہو کہ توبہ منظور نہیں ہوتی۔ یاد رکھو کہ تم اپنے اعمال سے کبھی بچ نہیں سکتے۔ ہمیشہ فضل بچاتا ہے نہ اعمال۔ اے خدائے کریم ورحیم! ہم سب پر فضل کر کہ ہم تیرے بندے اور تیرے آستانہ پر گرے ہیں۔ آمین''

☆ اپنے دعوے کے زمانہ کے حالات کا ذکر فرمایا اور اس زمانہ کے متعلق قرآنی پیشگوئیاں جیسے دریاؤں میں سے نہریں نکلنے، معدنیات کے ذخائر نمودار ہونے، کثرت سے کتابوں کے پھیلنے، جدید سواریوں کے ایجاد ہونے اور طاعون پھیلنے وغیرہ کا ذکر فرمایا۔

☆ ''انسان کے دل کے ساتھ دو کششیں ہر وقت نوبت بہ نوبت لگی رہتی ہیں۔ ایک کشش خیر کی اور ایک کشش شر کی۔ پس جو خیر کی کشش ہے شریعت اس کو فرشتہ کی طرف منسوب کرتی ہے اور جو شر کی کشش ہے اس کو شریعت شیطان کی طرف منسوب کرتی ہے اور مدعا صرف اس قدر ہے کہ انسانی سرشت میں دو کششیں موجود ہیں۔ کبھی انسان نیکی کی طرف جھکتا ہے اور کبھی بدی کی طرف''۔

☆ دنیا کی عمر اور مختلف آدموں کا ذکر: ''ایک دن خدا کا ایسا ہے جیسا تمہارا ہزار برس ہے۔ پس چونکہ دن سات ہیں اس لئے اس آیت میں دنیا کی عمر سات ہزار برس قرار دی گئی ہے۔ لیکن یہ عمر اس آدم کے زمانہ سے ہے جس کی ہم اولاد ہیں۔ خدا کی کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے پہلے بھی دنیا تھی۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ لوگ کون تھے اور کس قسم کے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ سات ہزار برس میں دنیا کا ایک دور ختم ہوتا ہے۔ اِسی وجہ سے اور اسی امر پر نشان قرار دینے کے لئے دنیا میں سات دن مقرر کئے گئے تا ہر ایک دن ایک ہزار برس پر دلالت کرے۔ ہمیں معلوم نہیں کہ دنیا پر اس طرح سے کتنے دَور گزر چکے ہیں اور کتنے آدم اپنے اپنے وقت میں آچکے ہیں۔ چونکہ خدا قدیم سے خالق ہے اس لئے ہم مانتے اور ایمان لاتے ہیں کہ دنیا اپنی نوع کے اعتبار سے قدیم ہے۔ لیکن اپنے شخص کے اعتبار سے قدیم نہیں ہے'' اور آپ نے خود کو بھی آدم قرار دیا۔

☆ اپنی مریمی اور عیسوی حالت کا ذکر۔ فرمایا: ''میرا دعویٰ منجانب اللہ ہونے کا اور نیز مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہونے کا قریباً ستائیس برس سے ہے''۔ (یہ فقرہ 1904ء کا ہے اور آپ 1908ء تک زندہ رہے یعنی وحی کے دعاوی کے بعد آپ 31 سال زندہ رہے) اور آپ نے اس کو اپنی سچائی کی دلیل شمار کیا۔

☆ اپنے عربی الہاموں کا ذکر فرمایا (جو تیئیس سال قبل ہوئے تھے) اور فرمایا کہ اس میں چار پیشگوئیاں ہیں۔ (1) آپ اکیلے نہیں رہیں گے بلکہ فوج درفوج لوگ آپ کے پاس آئیں گے۔ (2) یہ لوگ مالی مدد کریں گے۔ (دین کی خدمت کے لئے)۔ (3) لوگ اس سلسلہ کو مٹانے کی کوشش کریں گے اور نامراد رہیں گے۔ (4) دو مرید (قربان) ہوں گے۔ شہزادہ عبداللطیف صاحب اور عبدالرحمٰن کابلی صاحب۔

☆ حضرت عیسیٰؑ کی وفات کے متعلق براہین۔

☆ آخر میں حاشیہ میں آپ نے محمود ایرانی کے 2 ستمبر 1902ء کے خط کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ اس نے اس خط میں آیت ''وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ'' کی تفسیر پوچھی ہے اور آپ نے اس آیت کو مسیح موعود کے لئے ایک پیشگوئی قرار دیا اور فرمایا کہ مسیح موعود ذوالقرنین بھی ہے۔

طوطا ایک خوبصورت جانور ہے

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔ مجھے یاد ہے بچپن میں مجھے ہوائی بندوق کے شکار کا شوق ہوا کرتا تھا اور حضرت مسیح موعود کو بھی شکار پسند تھا کیونکہ یہ طاقت قائم رکھتا ہے۔ میں آپ کے لئے فاختائیں مار کر لایا کرتا تھا۔ ایک دفعہ فاختہ نہ ملی تو طوطا مار کر لے آیا اور حضرت مسیح موعود کو دے دیا۔ حضرت مسیح موعود نے رکھ تو لیا مگر تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز دی کہ محمود ادھر آؤ میں گیا تو آپ نے طوطا اٹھایا اور فرمایا دیکھو محمود اللہ تعالیٰ نے سارے جانور کھانے کے لئے نہیں بنائے کچھ دیکھنے کے لئے بھی بنائے ہیں۔ طوطا ایک خوبصورت جانور ہے یہ خدا نے دیکھنے کے لئے بنایا ہے۔ تم نے سمجھا کہ ہر ایک جانور کھانے کے لئے ہے۔

(سیر روحانی صفحہ 295)

پبلشر وپرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

سچا اور دیانتدار تاجر نبیوں، صدیقوں اور شہیدوں کی معیت کا حقدار ہے۔ (ترمذی ابواب البیوع)

تجارت اور مالی معاملات کے بارہ میں راہنما اصول

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

مجلس مشاورت 2012ء میں ایک تجویز یہ تھی کہ لین دین اور مالی معاملات میں بعض جگہوں پر کمزوری اور عدم توجہی کی صورت اُبھر رہی ہے۔ اس بارہ میں دینی احکامات کی پابندی کرتے ہوئے خاص طور پر قولِ سدید، ایفائے عہد اور امانت اور دیانت میں بہترین نمونہ قائم رکھنا ضروری ہے۔ اسی سلسلہ میں تجارت اور مالی معاملات کے بارہ میں راہنما اصول پیش خدمت ہیں۔

تجارت اللہ سے غافل نہ کرے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ایسے عظیم مرد جنہیں نہ کوئی تجارت اور نہ کوئی خرید وفروخت اللہ کے ذکر سے یا نماز کے قیام سے یا زکوٰۃ کی ادائیگی سے غافل کرتی ہے۔ وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل (خوف سے) الٹ پلٹ ہو رہے ہوں گے اور آنکھیں بھی۔

(النور:38)

پورا پورا ماپ تولو اور ان میں سے نہ بنو جو کم کرکے دیتے ہیں اور سیدھی ڈنڈی سے تولا کرو اور لوگوں کے مال ان کو کم کرکے نہ دیا کرو اور زمین میں فسادی بن کر بدامنی نہ پھیلاتے پھرو۔

(الشعراء:182 تا184)

بہتر ذریعہ معاش

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے کسی نے پوچھا کون سا ذریعہ معاش بہتر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاتھ کی محنت، دستکاری اور صاف ستھری تجارت بہترین ذریعہ معاش ہیں۔

(مسند احمد بن حنبل جلد4 صفحہ 141 نسخہ یمنیہ)

ہاتھ کام میں، دل اللہ کی یاد میں

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: ہم یہ کہتے ہیں کہ انسان کو ایسا ہونا چاہئے کہ

دست درکار و دل بایار

......صحابہ میں بعض بڑے دولت مند تھے اور دنیا کے تمام کاروبار کرتے تھے اور اسلام میں بہت سے بادشاہ گذرے ہیں جو درویش سیرت تھے تخت شاہی پر بیٹھے ہوئے ہوتے تھے لیکن دل ہر وقت خدا تعالیٰ کے ساتھ ہوتا۔ (ملفوظات جلد5 صفحہ 81)

معاہدات لکھنے کی اہمیت

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ فرماتے ہیں:۔

’’اوایمان والو! ہر ایک معاملہ کو لکھ لیا کرو جس کیلئے کوئی میعادی معاہدہ ہو اور ہر ایک کو نہ چاہئے کہ معاہدوں کو لکھا کرے بلکہ چاہئے کہ معاہدہ کو وہ شخص لکھے جو ایسے معاملوں کا لکھنے والا ہو اور معاہدہ کو اس انصاف کے ساتھ لکھے جس میں ضرورت کے وقت تمسک (اقرار نامہ۔ ناقل) میں نقص نہ نکلے۔‘‘

(تصدیق براہین احمدیہ صفحہ 267)

تجارت میں امانت و دیانت

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے دکانداری کے متعلق فرمایا:۔

’دکان چلانے کے واسطے ہمت، استقلال، دیانت، ہوشیاری، عاقبت اندیشی اور امانت کی ضرورت ہے۔‘ نیز فرمایا: ’’لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو ایک ہزار حرفہ سکھایا تھا۔ یورپ میں بہت ترقی ہے مگر ہنوز ہزار تک نوبت نہیں پہنچی۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ تجارت میں 19 حصہ منافع ہے باقی ایک حصہ دیگر حرفوں میں ہے۔ حدیث میں یہ بھی لکھا ہے کہ تجارت کے واسطے مغربی ممالک میں جاؤ۔‘‘

(تاریخ احمدیت جلد3 صفحہ 323)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:۔

’’لوگ محنت نہیں کرتے اور تجارت کا علم حاصل نہیں کرتے اور ناجائز وسائل سے اپنی دکان چلانا چاہتے ہیں......ہوشیار آدمی ہوشیاری سے کام کرتا اور کامیاب ہوتا ہے۔ لیکن اگر ہوشیاری کے ساتھ دیانت بھی شامل ہو جائے تو پھر یہ بہت اعلیٰ درجہ کی بات ہوتی ہے۔ اگر ہوشیاری نہ ہو بلکہ سستی ہو تو پھر کامیابی مشکل ہے اور پھر فائدہ اُٹھانے کی خواہش ایک مخفی بددیانتی ہے۔‘‘

(خطبات محمود جلد7 صفحہ 308،309)

تجارت کا ایک سنہری اصول

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:۔

’’ہر ایک تاجر کی ایک الگ سیاست ہے اور ہر ایک پیشہ ور کی الگ۔ تاجر کی سیاست تو یہ ہے کہ وہ باہر سے مال نہ اس بے احتیاطی اور کثرت سے خریدے کہ اس کی دکان میں ہی پڑا خراب ہوتا رہے اور نہ اتنا کم لائے کہ لوگوں کی ضروریات بھی پوری نہ ہوں بلکہ وہ ضروریات کو دیکھتا ہوا کسی چیز کی خریداری پر ہاتھ ڈالے تا کہ نہ اس کو ایک لمبے عرصہ تک خریداروں کا انتظار کرنا پڑے اور نہ یہ ہو کہ اس کے ہاں سے مال ہی نہ ملے۔ اسی طرح پیشہ ور کی سیاست یہ ہے کہ نہ تو اشیاء کے تیار کرنے میں اتنی دیر لگائے جس سے مانگ کا وقت گزر جائے اور نہ اتنا پہلے کہ ابھی مانگ کا موقع ہی نہ آئے اور وہ اشیاء کے تیار کرنے میں مصروف رہے۔‘‘

(خطبات محمود جلد5 صفحہ 381)

کم سرمایہ سے تجربہ حاصل کرنا چاہئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:۔

’’تجارت کے متعلق عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ اس کے لیے سرمایہ کی ضرورت ہے اور سرمایہ ہمارے پاس نہیں اس لیے ہم تجارت نہیں کر سکتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول فرماتے ہیں ایک ہندو نے بتایا تجارت ڈیڑھ پیسہ سے شروع کرنی چاہئے۔ فرماتے ایک شخص کو دیکھا کہ جو لکھ پتی تھا مگر اس کا بیٹا پکوڑوں کی دوکان کرتا تھا۔ پوچھا یہ کیا تو کہنے لگا اگر ابھی اسے سرمایہ دے دیا جائے تو ضائع کر دے گا۔ اب اتنے کام سے ہی اسے تجربہ حاصل کرنا چاہئے یہ اسی سے اپنی روٹی چلاتا ہے۔‘‘

(رپورٹ مجلس مشاورت 1931 صفحہ 19)

صفائی اور معاہدات کی پابندی

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:۔

’’ایک اور اہم بات معاملات کی صفائی ہے اگر یہ سمجھ لیا جائے کہ جس طرح ہمیں تکلیف ہوتی ہے اسی طرح اس کو بھی ہوتی ہے جس کا روپیہ دینا ہوتا ہے تو پھر لین دین کے معاملات میں اتنی مشکلات نہ رونما ہوں......شریعت نے معاہدات کی پابندی نہایت ضروری قرار دی ہے۔

دوسری بات یہ ضروری ہے کہ مال میں خواہ ذرا سا بھی نقص ہو، تاجر کو چاہئے کہ خریدار کو بتا دے تا کہ بعد میں کوئی جھگڑا نہ پیدا ہو۔ اس طرح نقصان نہیں ہوتا بلکہ فائدہ ہی رہتا ہے۔ جب انسان دھوکہ کی چیز بیچنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتا تو مال خریدتے وقت خود بھی احتیاط نہیں کرتا لیکن اگر ناقص چیز گاہک اس سے نہ خریدے تو اسے خود بھی احتیاط کرنی پڑے گی۔ پھر معاملہ کی صفائی سے ایک قومی کریکٹر بنتا ہے جو ساری قوم کے لیے نہایت مفید ہوتا ہے۔‘‘

(انوار العلوم جلد12 صفحہ 601،602)

تجارت کے لئے فراست کی ضرورت ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے فرمایا:۔

’’تجارت کے لیے فراست کی بھی ضرورت ہے اور یہ تو ہے ہی اللہ کی عطا اور دعا ہی سے مل سکتی ہے یا دعا سے قائم رہ سکتی ہے......پس صحابہ رضوان اللہ علیہم کو جو بزرگی اور عزت حاصل ہوئی تھی وہ اس کتاب کے ذریعہ ملی تھی۔ انہوں نے خدا تعالیٰ کے حضور جھک کر اور خدا سے برکات حاصل کرکے تجارت میں بھی فراست پائی تھی۔‘‘

(خطبات ناصر جلد7 صفحہ 289)

عبادتوں کا حق ادا کرو خدا کاروبار میں برکت دے گا

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

’’بعض لوگ کہتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ ہم جس چیز کو بھی ہاتھ ڈالتے ہیں جس کاروبار میں بھی ہاتھ ڈالتے ہیں جس کام میں بھی ہاتھ ڈالتے ہیں اس میں بربادی ہو جاتی ہے، کوئی برکت نہیں پڑتی۔ اور پھر اس وجہ سے ان لوگوں کے خیالات اور ان کے ذہن بڑے بیہودہ ہو جاتے ہیں۔ تو اگر عبادتوں کا حق ادا کرتے ہوئے پھر کاروبار بھی کریں گے تو اللہ تعالیٰ برکت بھی ڈالے گا۔ جمعہ کی نماز کے وقت بجائے جمعہ پہ آنے کے اگر کاروبار کی طرف ہی دھیان رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں کو اگر ٹالیں گے تو بے برکتی ہی رہے گی۔ پس نمازوں اور جمعہ کے اوقات میں خاص طور پر اس بات کا خیال رکھا کریں۔‘‘

(خطبات مسرور جلد3 صفحہ 29)

معاشی بحران کا حل

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

’’اس وقت ہم احمدیوں کی ذمہ داری ہے کہ دنیا کو اس بات سے ہوشیار کریں کہ ان سب

آفتوں اور بحرانوں کی اصل وجہ خدا تعالیٰ سے دُوری ہے۔ بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف عدم توجہگی ہے۔ دوسروں کے وسائل پر حریصانہ نظر رکھنا ہے۔ پس اگر مستقل حل چاہتے ہیں تو ان چیزوں کے بارے میں سوچنے کی ضرورت ہے۔ کئی بلین ڈالرز یا کئی بلین پاؤنڈز کی جو بیل آؤٹ (Bailout) ہے یا خرچ کرنا ہے یا امداد ہے وہ مستقل حل نہیں ہے کیونکہ اگر سوچا جائے تو یہ رقم بھی اسی جیب سے نکلتی ہے جس کو پہلے ہی نقصان ہو چکا ہے۔''

(خطبات مسرور جلد 6 صفحہ 447)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: 'کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! جب تم ایک معین مدت کے لیے قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو، اب یہ دیکھیں کتنا خوبصورت حکم ہے، بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ ہمیں بڑا اعتبار ہے، کیا ضرورت ہے لکھنے کی، ہم تو بھائی بھائی کی طرح ہیں۔ لکھنے کا مطلب تو یہ ہے کہ بے اعتباری ہے اس طرح سے تو ہمارے اندر دُوری پیدا ہوگی اور ہمارے اندر رنجشیں بڑھیں گی اور ہمارے آپس کے تعلقات خراب ہوں گے۔ تو یاد رکھیں کہ اگر تعلقات خراب ہوتے ہیں اور اگر تعلقات خراب ہوں گے تو تب ہوں گے جب قرآن کریم کے حکم کی خلاف ورزی کریں گے نہ کہ قرآن کریم پر عمل کرنے سے۔''

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 565)

❁......❁......❁

مکرم شریف احمد بانی صاحب

مکرم میاں محمد صدیق بانی صاحب کا خاندان

اور جماعتی خدمات کا تذکرہ

قسط اول

ہمارا آبائی وطن چنیوٹ ہے۔ حضرت مسیح موعود کے عہدِ مبارک میں ہی آپ کا پیغام چنیوٹ پہنچ گیا تھا۔ ایک بزرگ شیخ عطا محمد صاحب (اسٹامپ فروش) آپ کے رفقاء میں شامل تھے۔ میرے دادا کے چھوٹے بھائی حاجی میاں تاج محمود صاحب نے بذریعہ خط غالباً 1902ء میں بیعت کی تھی۔ ایک اور بزرگ شیخ محمد حسین صاحب نے بھی اُسی زمانہ میں بذریعہ خط بیعت کی تھی۔

حاجی تاج محمود صاحب

حاجی تاج محمود صاحب بہت متقی، پرہیز گار بزرگ تھے۔ قرآن مجید سے آپ کو عشق تھا۔ جب آپ احمدی ہو گئے تو بہت مخالفت بھی ہوئی۔ آپ کاروبار کے سلسلہ میں کلکتہ میں قیام پذیر تھے۔ ایک دن اپنی دکان کے قریب ایک مسجد میں نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تھے تو مسجد کے امام صاحب نے بلا لیا اور پوچھا کہ آپ کیوں احمدی ہو گئے ہیں اور حضرت میرزا صاحب کی بیعت کیوں کی ہے؟ حاجی صاحب نے کہا کہ حضرت رسولِ پاکؐ کا ارشادِ مبارک ہے کہ جب امام مہدی ظاہر ہوں تو اُن کی پیروی کرنا۔ میں تو صرف آنحضورؐ کے ارشاد کی پیروی میں احمدی ہوا ہوں۔ اگر اللہ تعالیٰ قیامت کے روز مجھ سے پوچھے گا کہ تم نے میرے مامور کو کیوں قبول نہیں کیا تو میں کیا جواب دوں گا؟ اس پر اُس مولوی نے کہا کہ قیامت کے روز جب اللہ تعالیٰ آپ سے پوچھے گا تو آپ کہنا مجھے مولوی عبدالجبار نے منع کیا تھا۔ اس لئے اس کا حساب مولوی عبدالجبار سے پوچھ۔ حاجی صاحب بڑے سادہ انسان تھے اور بحث مباحثہ میں نہیں پڑتے تھے۔ وہ خاموش ہو گئے اور اٹھ کر چلے آئے۔ جب یہ گفتگو ہو رہی تھی تو اُسی مسجد میں شیخ محمد حسین صاحب بھی نماز پڑھ رہے تھے اور انہوں نے یہ ساری باتیں سن لیں۔ نماز سے فارغ ہو کر وہ بھی مسجد سے باہر نکلے اور حاجی تاج محمود صاحب کو کہا ''حاجی صاحب! آپ نے آدھے چنیوٹ کو قرآن پڑھایا ہے۔ آپ نے مولوی صاحب کو یہ جواب کیوں نہ دیا کہ قرآن میں لکھا ہے کہ کوئی جان دوسری جان کا بوجھ نہیں اٹھائے گی۔ آپ کس طرح میری جگہ اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہوں گے۔''

حاجی صاحب بیان کیا کرتے تھے کہ یہ بات سن کر مجھے ایسا محسوس ہوا کہ یہ آیت ابھی نازل ہوئی ہے اور آپ نہایت مضبوطی سے احمدیت پر قائم ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو لمبی عمر عطا فرمائی اور آپ تقریباً 100 سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ آپ بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے شیخ محمد یعقوب صاحب ایک لمبا عرصہ قادیان میں درویش رہے۔ آخر عمر میں بیماری کی وجہ سے علاج کے لئے اپنے بیٹوں کے پاس ڈھاکہ چلے گئے اور وہیں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں آسودہ خاک ہیں۔

حاجی سلطان محمود صاحب

میرے دادا حاجی سلطان محمود صاحب بڑے نیک انسان تھے اور خدمت خلق کا جذبہ بہت زیادہ تھا۔ جب کلکتہ سے ایک دو ماہ کے لئے چنیوٹ آتے تو مختلف مساجد میں تربیتی رنگ میں وعظ و نصیحت کرتے۔ آپ نے چنیوٹ میں ''اسلامیہ ہائی سکول'' کی بنیاد رکھی اور محدود وسائل کے باوجود یہ مدرسہ ان کی زندگی میں جاری رہا۔ بعدازاں چنیوٹ کی شیخ برادری نے اجتماعی ذمہ داری اٹھالی اور یہ مدرسہ ترقی کر کے اب کالج بن گیا ہے۔ برادری نے انہیں ''بانی'' کے خطاب سے نوازا جس کی وجہ سے اب ہمارا خاندان ''بانی'' کہلاتا ہے۔

اپنے چھوٹے بھائی کے احمدیت قبول کرنے کی وجہ سے دادا جان کی توجہ بھی احمدیت کی طرف ہوئی اور انہوں نے مختلف علماء سے معلومات حاصل کرنے کا سلسلہ شروع کیا۔ لیکن عمر نے وفا نہیں کی اور وہ جوانی میں ہی 1910ء میں وفات پا گئے اور احمدیت کی سعادت نہ پا سکے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی نیکیوں کو ضائع نہیں کیا اور ان کی اولاد احمدیت کے خدام میں شامل ہے۔

والد صاحب کا سفر کلکتہ

دادا جان کی وفات کے وقت میرے والد میاں محمد صدیق بانی صاحب کی عمر صرف دس سال تھی۔ ایک بھائی اور دو بہنیں آپ سے چھوٹے تھے۔ والد کی وفات سے آمدنی کے ذرائع بند ہو گئے۔ تین چار سال تو کسی نہ کسی طرح گزر بسر ہوئی۔ پھر والدہ نے بیٹے سے کہا کہ کوئی کام کرو تا کہ گھر کا گزارہ چلے۔ چنانچہ میرے والد میاں محمد صدیق بانی صاحب تیرہ چودہ سال کی عمر میں تلاش روزگار کے لئے کلکتہ روانہ ہو گئے اور ایک لمبا عرصہ مختلف جگہ ملازمت کی۔ لیکن بعدازاں اپنی خداداد ذہانت اور سخت محنت کی عادت سے اپنا ذاتی کاروبار شروع کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ترقی کی۔

کلکتہ میں قیام کے دوران اپنے چچا حاجی میاں تاج محمود صاحب کی سرپرستی بھی حاصل رہی۔ حاجی صاحب کا اوڑھنا بچھونا تو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور تلاوت قرآن پاک تھی۔ وہ اپنے ساتھ درس قرآن مجید میں بھی شامل کرتے اور احمدیت کے بارہ میں گفتگو بھی فرمایا کرتے۔ والد صاحب نے 18 سال کی عمر میں 1918ء میں بذریعہ خط حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی بیعت کر لی اور پھر اگلے سال 1919ء میں قادیان حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر دستی بیعت کی سعادت بھی حاصل کی۔

دادی جان کی بیعت

ابتداء میں ہماری دادی نے احمدی ہو جانے پر والد صاحب کی سخت مخالفت کی لیکن بعد میں جب مشاہدہ کیا کہ والد صاحب احمدی ہونے کے بعد نمازوں کی سختی سے پابندی کرنے لگے ہیں، قرآن پاک کی تلاوت میں باقاعدگی آگئی اور گھر والوں سے سلوک بہت بہتر ہو گیا ہے تو اُن کی توجہ بھی احمدیت کی طرف ہوئی اور وہ اپنے چھوٹے بیٹے میاں محمد یوسف بانی صاحب کو ساتھ لے کر خود قادیان آگئیں اور قریباً ایک ماہ قادیان میں رہ کر حضرت اماں جان اور خاندان حضرت مسیح موعود کے رہن سہن کا بغور مطالعہ کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعت کر کے احمدیت کی فدائی بن کر چنیوٹ واپس لوٹیں۔

قادیان کی محبت

اُس زمانہ میں ہماری برادری کے لوگ کاروبار کے سلسلہ میں زیادہ تر کلکتہ میں رہتے تھے۔ دو تین سال کے بعد ایک دو ماہ کے لئے چنیوٹ اپنی فیملیوں کے پاس آتے تھے۔ میرے والد صاحب کا بھی یہی دستور تھا۔ لیکن وہ جب بھی چنیوٹ آتے تو چند روز کے لئے قادیان ضرور حاضر ہوتے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ملاقات سے فیضیاب ہوتے۔

جس سال آپ نے بیعت کی اُس سال کے جلسہ سالانہ کے بارہ میں آپ بیان کرتے ہیں کہ پنجاب میں انفلوئنزا کی وبا کے مدنظر 1918ء میں دسمبر کے اواخر میں جلسہ سالانہ نہیں ہوا بلکہ حضرت مصلح موعود کے ارشاد پر یہ جلسہ مارچ 1919ء میں منعقد ہوا۔ مجھے چنیوٹ سے جا کر شمولیت کا شرف حاصل ہوا۔ ریل بٹالہ تک تھی جہاں سے قادیان تک کی گیارہ میل کی کچی سڑک کی مسافت تانگہ پر طے کی۔ حضرت اقدس کے دستِ مبارک پر گول کمرہ میں بیعت کا شرف حاصل کیا۔

جناب والد صاحب نے اس کے بعد اپنا معمول بنا لیا تھا کہ جب بھی کلکتہ سے چنیوٹ اپنے بچوں سے ملنے آتے تو قادیان کی زیارت کے لئے ضرور حاضر ہوتے اور حضرت مصلح موعود کی خدمت میں حاضری دیتے۔ حضور کو آپ سے محبت تھی اور جناب والد صاحب کے ساتھ بڑی شفقت فرماتے۔ والد صاحب کی حضرت مصلح موعود کے ساتھ باقاعدہ خط و کتابت تھی۔

جلسہ خلافت جوبلی

خلافت جوبلی کا جلسہ 1939ء میں ہوا۔ والد صاحب اُس جلسہ میں بھی شامل ہوئے۔ میرے بڑے بھائی میاں منیر احمد بانی کی عمر اُس وقت پانچ یا چھ سال تھی۔ ان کو بھی والد صاحب اپنے ہمراہ قادیان لے گئے۔ برادرم منیر احمد صاحب نے اس جلسہ کا احوال اپنے ایک مضمون میں کچھ اس

طرح بیان کیا ہے:

''خداتعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق حضرت مصلح موعود کو لاکھوں عشاق عطا فرمائے لیکن یہ خاکسار جب حضور پر عاشق ہوا تو میری عمر صرف پانچ سال کی تھی۔ 1939ء کا جلسہ سالانہ خلافت کی سلور جوبلی کا جلسہ تھا۔ ہم بچے بھی اس موقعہ پر قادیان جانے کے لئے بضد ہوئے۔ اس زمانہ میں مجھے جلسہ کی برکات اور فوائد کا تو علم نہ تھا۔ قادیان جانے کا مقصد حضور کا دیدار کرنا تھا۔'' احمدیہ چوک میں بنگال کی جماعتوں کے ساتھ حضور سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ جناب والد صاحب نے باری آنے پر میرا ہاتھ حضور کے ہاتھ میں دے دیا۔ حضور کا جو تصور ذہن میں قائم کر رکھا تھا اُس سے کہیں زیادہ حسین و جمیل پایا۔ مصافحہ سے ایک بجلی کی رَو میرے بدن سے گزر گئی۔ خاکسار شعور کے پختہ ہونے تک بجلی کی اس رَو پر بہت حیران رہا۔''

قادیان ہجرت

چنیوٹ ہمارا وطن تھا۔ یہاں ہماری آبائی جائیداد اور مکانات تھے۔ تمام برادری اور عزیز و اقارب یہاں رہتے تھے۔ لیکن جناب والد صاحب قادیان کے مقدس روحانی ماحول سے اتنے متاثر تھے کہ آپ نے فیصلہ کرلیا کہ مستقل ہجرت کر کے قادیان میں قیام کریں گے۔ چنانچہ 1939-40ء میں آپ بال بچوں سمیت مستقل رہائش کے لئے قادیان آ گئے۔ شروع میں محلّہ دارالرحمت میں ایک مکان کرایہ پر لے کر رہائش اختیار کی۔ کچھ عرصہ دارالعلوم میں بھی کرایہ کے مکان میں رہے۔ بعد میں غالباً 1941ء میں محلّہ دارالبرکات میں اپنا مکان خرید لیا۔ تقسیم ملک تک اسی مکان میں ہماری رہائش رہی۔

حضرت مصلح موعود کی فراست

اس مکان کی خرید کا واقعہ بھی بڑا دلچسپ ہے۔ یہ نو تعمیر شدہ مکان مکرم شیخ فضل حق صاحب گارڈ نے بڑے شوق سے اپنی رہائش کے لئے تعمیر کروایا تھا لیکن کسی ضرورت کی وجہ سے ان کو یہ مکان فروخت کرنا پڑ رہا تھا۔ قیمت فروخت انہوں نے بارہ ہزار روپے بتائی لیکن یہ شرط رکھی کہ آپ کسی سے اس فروختگی کا ذکر نہیں کریں گے اور دو دن میں مجھے ہاں یا نہ میں جواب دے دیں۔ والد صاحب نے کہا میں یہاں قادیان میں نووارد ہوں اور مجھے قادیان میں مکان کی قیمت کا اندازہ نہیں ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں حضرت صاحب سے مشورہ کرلوں۔ انہوں نے اجازت دے دی اور والد صاحب حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ساری بات بیان کی۔ حضور نے فرمایا کہ گارڈ صاحب کی بیٹی احمدی بیگم کی شادی ہوئی تھی تو میں اس مکان میں گیا تھا۔ بڑے ہال کمرہ میں مہمانوں کو بٹھایا گیا تھا۔ والد صاحب نے عرض کیا کہ اس ہال کمرہ کے چاروں کونوں پر چار کمرے ہیں۔ **حضور نے ایک دو منٹ انگلیوں پر حساب لگایا اور فرمایا کہ گارڈ صاحب نے ایک سال قبل یہ مکان بنایا تھا۔ میرے اندازہ کے مطابق ان کی لاگت اس مکان پر پونے گیارہ ہزار روپے آئی ہوگی۔** اس لحاظ سے بارہ ہزار روپے بہت مناسب قیمت ہے۔ چنانچہ وہ مکان والد صاحب نے خرید لیا۔ سودا طے ہو جانے کے بعد والد صاحب نے گارڈ صاحب سے کہا کہ اب ہمارا سودا تو طے ہوگیا ہے اب یہ بتانے میں کوئی حرج نہیں ہوگا کہ تعمیر پر آپ کا کیا خرچ آیا تھا۔ **انہوں نے کہا تقریباً پونے گیارہ ہزار روپے۔** اس پر والد صاحب نے انہیں حضور کے ساتھ اپنی ملاقات کی تفصیل بتائی۔ حضرت مسیح موعود نے حضرت مصلح موعود کے بارہ میں پیشگوئی فرمائی تھی کہ ''علوم ظاہری و باطنی سے پر ہوگا۔'' والد صاحب بتاتے تھے کہ کلکتہ میں جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے ماہر انجینئروں سے مالیت کا تخمینہ لگواتا ہوں۔ مہینوں کی مغزماری کے بعد بھی کئی دفعہ اُن کا تخمینہ غلط ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی یہ پیشگوئی کتنی شان سے پوری ہوئی کہ حضور نے قصرِ خلافت میں بیٹھ کر دو منٹ میں مکان کی مالیت کا کس قدر صحیح اندازہ بتلا دیا۔

دعویٰ مصلح موعود

1944ء میں اللہ تعالیٰ نے الہاماً حضور کو بتلایا کہ آپ ہی پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق ہیں۔ ہم تینوں بھائی نہایت خوش قسمت ہیں کہ جب حضور نے خطبہ جمعہ میں بیت اقصیٰ قادیان میں اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان فرمایا تو ہم نے اپنے کانوں سے یہ بابرکت خطبہ سننے کی سعادت حاصل کی۔ یوں تو منصبِ خلافت پر متمکن ہونے کے بعد سے ہی حضور کی تقاریر اور خطبات مسحور کن ہوتے تھے لیکن اس انکشاف کے بعد تو حضور کے جلال اور جمال پر ایک عجیب نکھار آ گیا۔ والد صاحب ہر سال ایک دو ماہ کے لئے قادیان آیا کرتے تھے اور قادیان کے روحانی ماحول اور برکات پر فدا تھے۔ آپ کہا کرتے تھے کہ مغل بادشاہ شاہ جہاں کا یہ قول لال قلعہ دہلی کے دیوان خاص میں کندہ ہے:

اگر فردوس بر روئے زمیں است
ہمیں است و ہمیں است و ہمیں است

لیکن روحانی اعتبار سے اس شعر کی مصداق قادیان کی مقدس سرزمین ہے۔

1944ء میں جب والد صاحب قادیان آئے تو اُس وقت حضور کا حسن کئی گنا بڑھ چکا تھا۔ روزانہ ہم سب مجلس علم و عرفان میں حاضر ہوتے۔ والد صاحب اتنے مسحور ہوئے کہ انہوں نے مصمم ارادہ کرلیا کہ کاروبار چھوڑ کر قادیان میں دھونی رما کر بیٹھ جائیں گے۔ آپ کا کہنا تھا کہ میں نے حضرت مسیح موعود کا زمانہ نہیں پایا لیکن میری انتہائی خوش قسمتی اور خوش بختی ہے کہ چنیوٹ جیسی سنگلاخ زمین میں پیدا ہونے کے باوجود مجھے مامور زمانہ پر ایمان لانے کی توفیق ملی اور میں نے اُس موعود کا زمانہ پایا جو حسن و احسان میں حضرت مسیح موعود کا نظیر ہے۔

حضور کی رہنمائی

میری والدہ محترمہ زبیدہ بانی صاحبہ اگرچہ زیادہ تعلیم یافتہ تو نہ تھیں لیکن اللہ تعالیٰ نے فراست، عقلمندی اور دور اندیشی انہیں بڑی فیاضی سے عطا فرمائی تھی۔ وہ انتہائی حوصلہ مند اور دور اندیش خاتون تھیں اور بچوں کی تربیت کا ان کا خاص انداز تھا۔ جب والد صاحب نے کاروبار ترک کر کے قادیان میں بیٹھنے کا ارادہ کیا تو والدہ صاحبہ نے اسے پسند نہیں کیا اور اس ارادہ کی مخالفت کی۔ ان کا کہنا تھا کہ بچے ابھی چھوٹے ہیں۔ اگر آپ نے کاروبار چھوڑ دیا تو بڑے ہو کر یہ کیا کریں گے؟ کبوتر ہی اڑائیں گے۔ مزید برآں جب آپ کے بیوی بچے قادیان میں رہتے ہیں، آپ نے اپنا مکان بھی یہاں خرید لیا ہے تو اس لحاظ سے آپ کی سکونت تو قادیان میں ہی ہے۔ والد صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی مثال دیتے تھے کہ حضرت مسیح موعود کے ارشاد پر اپنا سب کچھ چھوڑ کر قادیان آ گئے تھے۔ بچوں کے مستقبل کے لئے ان کا جواب تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنا نوازا ہے کہ میری چار پشتوں کے لئے کافی ہے۔

جب یہ بحث طویل ہوگئی اور دونوں کسی نتیجے پر نہ پہنچ سکے تو آخر یہ فیصلہ ہوا کہ دونوں حضرت مصلح موعود کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنا اپنا نقطہ نظر بیان کریں۔ پھر حضور جس طرح ارشاد فرمائیں اُس پر عمل کیا جائے۔ چنانچہ حضور کی خدمت میں دونوں حاضر ہوگئے۔ حضور نے محترمہ والدہ صاحبہ کی رائے کو پسند کیا اور والد صاحب سے فرمایا کہ اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ یہ چار پشتوں والی دولت ہمیشہ آپ کے پاس رہے گی۔ اگر آپ کے پاس زیادہ دولت ہے تو اسے احمدیت کی خدمت کے لئے پہلے سے زیادہ خرچ کریں۔ پھر حضرت رسول پاکؐ کا ارشاد ہے کہ بنے ہوئے کام کو ترک نہیں کرنا چاہئے۔ اگر آپ اس وقت کام چھوڑ دیں گے تو بڑے ہو کر آپ کے بچے نکمّے ہو جائیں گے۔

درویشان قادیان سے محبت

جناب والد صاحب نے حضور کے مشورہ پر عمل کیا اور فوراً کلکتہ روانہ ہوگئے۔ بعض اوقات اللہ تعالیٰ کے پیاروں کے منہ سے نکلی ہوئی عمومی باتیں بھی پیشگوئی کا رنگ رکھتی ہیں۔ اس واقعہ کے صرف دو سال بعد 1946ء میں کلکتہ میں وسیع پیمانے پر فرقہ وارانہ فسادات پھوٹ پڑے۔ ہماری تجارت بکلّی تباہ ہوگئی۔ ہمارا مکان، دکان، موٹر کار سب نذر آتش کر دی گئیں۔ ہم بڑی مشکل سے اپنے تن کے کپڑوں کے ساتھ جان بچا کر بھاگنے میں کامیاب ہوئے۔ 1947ء میں قادیان سے انخلاء کے بعد قادیان میں خریدی ہوئی وسیع جائیداد بھی ہاتھ سے نکل گئی اور چار پشتوں والی دولت قصۂ پارینہ بن گئی۔ والد صاحب نے ہمت نہیں ہاری۔ نئے سرے سے کاروبار شروع کیا۔ بڑھاپے اور بیماری کے باوجود نئے سرے سے کام شروع کیا۔ 1958ء تک حالات بہت زیادہ خراب رہے اور گزارہ بڑی مشکل سے ہوتا تھا لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمتوں اور فضلوں کے دروازے دوبارہ کھول دیئے۔ جب اللہ تعالیٰ نے دوبارہ اپنے فضلوں سے نوازا تو جناب والد صاحب نے اس رزق کو اللہ تعالیٰ کی امانت سمجھا۔ اپنی ذات پر کچھ خرچ نہیں کیا۔ آخری وقت تک نہایت سادہ اور غریبانہ زندگی گزاری لیکن اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہمیشہ بے دریغ خرچ کرتے رہے۔ آپ کو قادیان اور درویشان قادیان کے ساتھ عشق کی حد تک محبت تھی اور آپ ہر وقت اسی سوچ میں رہتے تھے کہ کس طرح درویشان کی خدمت کی جائے تاکہ ان کی مشکلات میں آسانی ہو۔ آج جو دوست قادیان جاتے ہیں انہیں اس بات کا اندازہ ہی نہیں ہوسکتا کہ درویشی کا ابتدائی دور کتنا مشکل اور صبر آزما تھا اور قادیان کے درویش کتنے عظیم لوگ تھے۔

محترم مولانا عبدالقادر صاحب دہلوی دانش درویش (سابق نائب ناظر دعوت الی اللہ قادیان) اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں جو رسالہ مشکوٰۃ قادیان (جون 2000ء) میں شائع ہوا:

''مشکلات کے اُس دور میں خدا کا کرنا یہ ہوا کہ 1951ء کے زمانہ میں کلکتہ سے محترم سیٹھ میاں محمد صدیق بانی قادیان تشریف لائے۔ انہوں نے قادیان کے درویشوں سے رشتہ مواخات قائم کرنے کی خواہش کا اظہار فرمایا۔ پھر درویشوں اور ان کے اہل و عیال پر مشتمل ایک بڑی جمعیت کے لئے ہر سال چار ماہ کی گندم کے اخراجات برداشت فرماتے رہے۔ نیز درویشوں کے گھروں میں ملبوسات تقسیم کرواتے۔ سکول کے بچوں، بچیوں میں بصورت نقدی تحفے دیتے۔ درویشوں کے بچوں کی اعلیٰ تعلیم کے لئے وظائف فنڈ قائم کرایا۔ بیوگان اور یتامیٰ کی ضرورتوں کا خیال رکھتے۔ غرض ابتدا درویشی میں جبکہ درویشوں اور اُن کے اہل و عیال کو سہارا دینے کا وقت تھا، میاں محمد صدیق صاحب بانی کشادہ پیشانی، فراخ دلی اور کھلے ہاتھوں سے دولت خرچ کر کے درویشوں سے کئے گئے مواخات کو بطریق احسن نبھاتے رہے اور فرمایا کرتے تھے کہ ہمارا خاندان اور درویش ایک ہی برادری ہیں۔ محترم سیٹھ صاحب اپنے خاندان کے ہمراہ اپنے چھوٹے بیٹے شریف احمد سلمہ اللہ کی شادی کے لئے

دلہا دلہن کو لے کر قادیان آئے اور یہاں اس کا نکاح، رخصتانہ، ولیمہ وسیع پیمانہ پر کیا اور درویشوں کو شادی کی مسرتوں میں شامل کیا۔ کیا خوب آدمی تھے۔ خدا مغفرت کرے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد اور خاندان کو خیروبرکت سے وافر حصہ فرمائے۔ آمین۔‘‘

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اخبار بدر قادیان میں ایک مضمون لکھا ’’ایک مخلص دوست کے بیٹے کی قادیان میں شادی کی تقریب‘‘ محترم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی ممبر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے بیٹے عزیزم شریف احمد کا رشتہ فرزانہ تسنیم ملتان سے طے پایا تھا۔ خاکسار گزشتہ سال ماہ ستمبر میں کلکتہ دورہ پر گیا تھا تو سیٹھ صاحب نے اپنی اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ میں اپنے بچے کی شادی قادیان میں کرنی چاہتا ہوں۔ محترم سیٹھ صاحب یہ شادی کلکتہ اسی طرح چنیوٹ میں بھی کر سکتے تھے لیکن آپ نے صرف اسی جذبہ کے تحت کہ ایک تو یہ شادی قادیان کی مقدس بستی میں ہو تو بہت مبارک ہوگی، دوسرے اپنے درویش بھائیوں اور بہنوں اور عزیزوں کے درمیان جن کا آپ ہمیشہ بہت خیال فرماتے ہیں، اس خوشی کی تقریب کو منعقد کرنا پسند فرماتے ہیں اور حقیقت بھی یہ ہے کہ محترم سیٹھ صاحب کو قادیان میں یہ شادی کر کے بے پایاں مسرت حاصل ہوئی اور درویش احباب بھی اس خوشی میں پوری طرح شریک ہوئے۔ مورخہ 21 اپریل 1963ء حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان نے بعد نمازِ عصر بیت اقصیٰ میں قریباً تمام درویشان مردوزن کی موجودگی میں عزیز شریف احمد بانی کا اعلانِ نکاح کیا۔ شادی کے اگلے روز محترم سیٹھ صاحب نے اپنے بیٹے کی طرف سے دعوتِ ولیمہ دی جس میں بلااستثناء قادیان کی تمام احمدی آبادی، نیز باہر سے آئے ہوئے مہمان مدعو تھے۔ علاوہ ازیں 25 مہمان معززین شہر نے بھی شرکت کی۔ اکثر درویشان نے کسی نہ کسی رنگ میں اس تقریب کو کامیاب بنانے میں حصہ لیا اور ایسا کیوں نہ ہوتا، جبکہ یہ شادی کسی غیر کی نہیں بلکہ اپنے عزیز اور روحانی رشتہ دار کی تھی۔

(بدر قادیان۔25/اپریل 1963ء)

درج ذیل واقعہ سے آپ کی قادیان سے غیر معمولی محبت کا کچھ اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ ایک سال جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کے لئے آپ نے اوائل دسمبر میں ہی ٹرین کی ریزرویشن کروالی تھی لیکن روانگی سے چند روز پہلے شدید سردی کی وجہ سے آپ کی آنکھوں میں شدید تکلیف شروع ہوگئی۔ سردی سے مرض کے مزید بڑھ جانے کے خطرہ کے پیش نظر فیملی ڈاکٹر نے اس سفر کی اجازت نہ دی۔ ڈاکٹر کے یہ کہنے کی دیر تھی کہ آپ بے اختیار رونے لگے۔ ڈاکٹر حیران رہ گیا۔ کیونکہ مدت مدید سے خاندانی معالج ہونے کی وجہ سے وہ آپ کی طبیعت سے واقف تھا۔ اُس نے بے قراری کی وجہ پوچھی۔ آپ کے بیٹے میاں منیر احمد بانی نے اُسے بتایا کہ آپ کو سلسلہ عالیہ احمدیہ اور مرکز قادیان سے والہانہ محبت کی وجہ سے زیارت سے محرومی آپ کے لئے ناقابل برداشت ہورہی ہے۔ جب دو تین سال بعد حضرت صاحبزادہ میاں وسیم احمد صاحب کلکتہ تشریف لائے اور انہی ڈاکٹر صاحب سے اپنی آنکھوں کا معائنہ کروایا تو قادیان کے بارہ میں سیٹھ صاحب کی عقیدت سے متاثر ہونے کے باعث وہ بھی محترم صاحبزادہ صاحب سے نہایت عقیدت اور احترام سے پیش آئے۔

(تابعین احمد۔ جلد دہم صفحہ 83، 84)

ہمارے اساتذہ

اولاد پر والدین کے احسانات ہوتے ہیں۔ مجھ پر بھی میرے والدین کے بے شمار احسانات ہیں۔ لیکن میری دانست میں مجھ پر جو سب سے بڑا احسان میرے ماں باپ نے کیا تھا وہ اُن کا یہ فیصلہ تھا کہ قادیان کی مقدس بستی میں مستقل رہائش اختیار کی اور اپنے بچوں کو قادیان کے تعلیمی اداروں میں تعلیم وتربیت حاصل کرنے کے لئے داخل کروایا۔ میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کی پہلی جماعت میں داخل ہوا اور قادیان سے 1947ء میں ہجرت تک اسی سکول کی ساتویں جماعت تک تعلیم حاصل کی۔ اس سکول کے ہمارے استاد اس زمین پر چلتے پھرتے فرشتے تھے۔ سکول کے سب بچوں سے اپنی اولاد سے زیادہ محبت کرنے والے بزرگ تھے۔ اگر سارے سکول میں ایک بچہ بھی فیل ہو جاتا تو گویا قیامت آجاتی۔ ہر استاد اپنی ذمہ داری سمجھتا تھا کہ ایک بچہ بھی فیل نہ ہو۔ تعلیم میں کمزور بچوں کو ہمارے یہ روحانی والدین اپنے گھر ٹیوشن کے لئے بلاتے۔ اپنے پلّے سے ان بچوں کو چائے پلاتے۔ کسی فیس کا تو تصور بھی نہیں ہوتا تھا۔ صرف یہی لگن ہمارے اساتذہ کو ہوتی تھی کہ ہمارے یہ بچے پڑھ لکھ کر بڑے آدمی بنیں اور سکول کا نتیجہ سو فیصد سے کم نہ ہو۔ تعلیم کے ساتھ تربیت پر بھی بہت زور دیا جاتا تھا۔ نمازوں کی پابندی بڑی حکمت اور پیار سے کروائی جاتی تھی۔ چوتھی جماعت تک قرآن پاک ناظرہ کا دور ختم کروادیا جاتا اور پانچویں سے دسویں جماعت تک قرآن مجید باترجمہ پڑھا دیا جاتا۔ ہر کلاس میں حضرت مسیح موعود اور حضرت مصلح موعود کی کوئی ایک کتاب نصاب کا حصہ تھی۔ مجھے یاد ہے کشتی نوح، لیکچر سیالکوٹ، لیکچر لدھیانہ اور دعوت الامیر میں نے سکول میں ہی پڑھی تھیں۔ سکول کے زمانہ سے ان پیاری کتابوں کی ایسی چاٹ لگی کہ بعد میں عملی زندگی میں ان روحانی خزائن سے میں نے بہت فائدہ اٹھایا۔

حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب ہمارے ہیڈ ماسٹر تھے۔ آپ کی پاکیزہ سیرت کے بارے میں کچھ لکھنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔ اگر کسی نے فرشتہ دیکھنا ہو تو حضرت شاہ صاحب کی زیارت کرلے۔ آپ حافظ قرآن تھے اور قرآن پاک سے عشق کی حد تک محبت تھی۔ آپ نے سکول میں ایک انوکھی روایت قائم فرمائی۔ **سکول کے ہر بچہ کے ذمہ ایک رکوع لگادیا اور اس طرح سارے سکول نے مل کر پورا قرآن حفظ کرلیا۔** میں یہاں اس بات کے اظہار سے نہیں رک سکتا کہ شاہ صاحب کی تربیت کی وجہ سے خاکسار کو بھی قرآن پاک حفظ کرنے کی طرف توجہ ہوئی اور میں نے ایک کاروباری آدمی ہوتے ہوئے بھی نو سیپارے حفظ کرلئے اور کئی سال تک مجھے کراچی میں اپنے حلقے کی بیت الصلوٰۃ میں نماز تراویح پڑھانے کا اعزاز حاصل ہوا بلکہ دو سال تو کراچی کے مرکزی احمدیہ ہال میں بھی تراویح پڑھانے کا شرف حاصل ہوا اور اس کا سارا کریڈٹ حضرت شاہ صاحب کو جاتا ہے۔

ربوہ کا سنگ بنیاد

قادیان سے ہجرت کے بعد ہمارا سکول دو تین سال تک چنیوٹ میں رہا۔ بعد میں ربوہ منتقل ہوگیا۔ چنیوٹ میں بھی حضرت شاہ صاحب ہی ہمارے ہیڈ ماسٹر تھے۔ دو سال میں نے چنیوٹ میں نویں جماعت تک تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد 1949ء میں اپنے والدین کے پاس کلکتہ چلا گیا۔ جب حضرت مصلح موعود نے ربوہ کا سنگِ بنیاد رکھا اُس مبارک موقعہ پر حاضر ہونے کی سعادت بھی مجھے حاصل ہوئی۔ چنیوٹ سے سکول کے بہت سے بچے سائیکلوں پر چنیوٹ سے ربوہ پہنچے تھے۔ تاریخ احمدیت میں حاضرین کی جو فہرست دی ہوئی ہے اُس میں خاکسار کا نام بھی درج ہے۔ بعد میں جب ربوہ ریلوے سٹیشن بن گیا اور ٹرین ربوہ سٹیشن پر رُکنی شروع ہوئی تو پہلی ٹرین سے سکول اور جامعہ احمدیہ کے طلباء چنیوٹ سے ربوہ اُس ٹرین پر گئے تھے۔ سب بچے بڑے جوش وخروش سے سارا راستہ نعرے بلند کرتے ہوئے گئے۔ ایک عجیب سماں تھا جو لفظوں میں بیان کرنا ممکن نہیں۔

قیام پاکستان

جب پاکستان بن گیا تو ضلع گورداسپور پاکستان میں شامل کرنے کا اعلان ہوا۔ قادیان میں سرکاری عمارتیں دو ہی تھیں۔ ریتی چھلہ کے قریب ریلوے روڈ پر پولیس چوکی تھی اور ریتی چھلہ کے دوسری طرف بازار کی جانب ڈاک خانہ کی عمارت تھی۔ دونوں عمارتوں پر پاکستان کا جھنڈا لہرایا گیا۔ سکھ تھانیدار ہزارہ سنگھ نے اپنے آٹھ دس سپاہیوں کے ساتھ جھنڈے کو سلامی دی۔ میری عمر اُس وقت بارہ تیرہ سال تھی۔ ہم بہت سے بچے یہ نظارہ دیکھنے پولیس چوکی کے سامنے جمع تھے۔ لیکن چار دن بعد 18/اگست کو ریڈکلف ایوارڈ کا اعلان ہوگیا۔ گورداسپور کی صرف ایک تحصیل شکرگڑھ پاکستان کو دی گئی اور بقیہ تین تحصیلیں بٹالہ، پٹھانکوٹ اور گورداسپور ہندوستان کو دے دی گئیں۔ اس طرح قادیان ہندوستان میں چلا گیا اور قادیان سے انخلا کا بھیانک عمل شروع ہوگیا۔

قادیان سے احمدی آبادی کا منظّم طریقہ سے انخلا بھی حضرت مصلح موعود کا ایسا عظیم الشان کارنامہ ہے جس کی دنیا میں مثال نہیں ملتی۔ مشرقی پنجاب سے کروڑوں مسلمان ہجرت کر کے پاکستان آئے۔ اس دوران راستے میں لاکھوں لوگ مارے گئے۔ کئی لاکھ مسلمان عورتیں اغوا کرلی گئیں۔ لیکن قادیان کی ساری آبادی کو ایسی تنظیم اور ڈسپلن سے نکالا گیا کہ نہ تو کوئی مارا گیا اور نہ ہی کوئی خاتون اغوا ہوئی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی زیرِنگرانی دفتر حفاظت مرکز قائم کیا گیا۔ سب سے پہلے خواتین اور پندرہ سال تک کی عمر کے بچے قادیان سے نکالے گئے۔ دو دو، تین تین ٹرکوں کے قافلے روزانہ پاکستان کے لئے روانہ ہوتے تھے۔ ایک فیملی کو اپنے ساتھ ایک درمیانہ سائز کا بکس ساتھ لے جانے کی اجازت ہوتی تھی۔ زیادہ سامان کی اجازت نہیں تھی۔ محلّہ کے پریذیڈنٹ ہر فیملی کو پاس جاری کرتے تھے جس پر جانے کا دن اور وقت درج ہوتا تھا۔ ہماری فیملی ستمبر کے وسط میں قادیان سے نکلی۔ دو ٹرکوں کا قافلہ تھا۔ ایک ٹرک پر ہمارے ساتھ شام کے بزرگ سید منیر الحصنی صاحب تھے۔ دوسرے ٹرک پر مکرم بشیر احمد آرچرڈ صاحب تھے۔ وہ چونکہ سابق فوجی تھے، وہ اپنی فوجی وردی میں ملبوس تھے اور ان کے پاس رائفل بھی تھی۔ اس کے علاوہ دو بلوچ فوجی بھی حفاظت کے لئے ساتھ تھے۔ میرے بڑے بھائی میاں منیر احمد کی عمر اس وقت پندرہ سال سے صرف چند ماہ زیادہ تھی۔ انہیں ہمارے ساتھ جانے کی اجازت نہیں ملی اور بعد میں جب غالبًا اکتوبر میں مکمل انخلا ہوا تو وہ پاکستان آئے۔ وہ بڑے جذبے کے ساتھ قادیان کے حالات سنایا کرتے تھے۔ منارۃ المسیح پر ان کی ڈیوٹی لگائی گئی تھی۔ جماعت نے دوسری جنگ عظیم کے بعد نیلام میں دو فائٹر جہاز خریدے تھے۔ انخلاء کی کارروائی میں یہ ہوائی جہاز بہت کام آئے۔ محلّہ دارالانوار کی سڑک بڑی ہموار اور صاف تھی۔ اس سڑک کو رن وے کے طور پر استعمال کیا گیا اور جماعتی قیمتی ریکارڈ اور خزانہ ان جہازوں کے ذریعہ منتقل کیا گیا۔ ہم بچے جہازوں کے اترنے اور اڑنے کا تماشہ دیکھنے کے لئے جمع ہو جاتے تھے۔ حالات کی سنگینی کا ہمیں احساس ہی نہیں تھا۔ بعد میں حکومت ہندوستان نے ان جہازوں کے آنے پر پابندی لگادی اور یہ سلسلہ ختم ہوگیا۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ہم دنیا پر دین کو مقدم کریں گے

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

جو شخص اپنی حیثیت و توفیق کے موافق اس سلسلہ کی چند پیسوں سے امداد نہیں کرتا اس سے اور کیا توقع ہو سکتی ہے اور اس سلسلہ کو اس کے وجود سے کیا فائدہ؟

پھر فرمایا۔

پس میں تم میں سے ہر ایک کو جو حاضر یا غائب ہے تاکید کرتا ہوں کہ اپنے بھائیوں کو چندہ سے باخبر کرو۔ ہر ایک کمزور بھائی کو بھی چندہ میں شامل کرو۔ یہ موقعہ ہاتھ آنے کا نہیں۔ کیسا یہ زمانہ برکت کا ہے کہ کسی سے جانیں مانگی نہیں جاتیں اور یہ زمانہ جانوں کے دینے کا نہیں بلکہ فقط مالوں کے بقدر استطاعت خرچ کرنے کا ہے۔ اس لئے ہر ایک شخص تھوڑا تھوڑا جو وہ لنگر اور مدرسہ اور دیگر ضروری مدوں میں دے سکتا ہے دے۔ وہ آدمی جو تھوڑا تھوڑا چندہ دے مگر باقاعدہ۔ اس سے بہتر ہے جو زیادہ دے مگر گاہے گاہے دے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 359-360)

احباب وخواتین سے گزارش ہے کہ وہ اپنے عطایاجات مد امداد مریضاں (ڈویلپمنٹ) میں بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس خدمت کو قبول فرمائے۔ آمین

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

درخواست دعا

مکرم ملک خضر حیات صاحب دارالبرکات ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے برادر نسبتی مکرم محمد قاسم صاحب ولد مکرم احمد دین صاحب نصیر آباد غالب ربوہ عرصہ آٹھ ماہ سے بیمار ہیں۔ جگر کام نہیں کر رہا۔ علاج جاری ہے۔ احباب جماعت سے موصوف کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم راشد احمد صاحب کارکن وکالت علیا تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی دادی مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سردار محمد صاحب باب الابواب شرقی تقریباً دو ماہ سے بیمار ہیں اور فالج کا اٹیک ہوا ہے اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں، حالت کافی تشویشناک ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پریشانیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

ولادت

مکرم محمد اقبال قمر صاحب طاہر آباد شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے خاکسار کے بیٹے مکرم شاہد احمد صاحب آف جرمنی اور بہو محترمہ نازیہ پروین صاحبہ کو دو بیٹیوں کے بعد مورخہ 17 ستمبر 2012ء کو محض اپنے فضل سے پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام حارث احمد عطا فرمایا ہے جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم گلزار احمد صاحب آف جرمنی کا نواسہ اور حضرت نبی بخش صاحب امرتسر رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو اپنے فضل وکرم سے نیک، صالح، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے نیز صحت وسلامتی والی فعال لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم حافظ رانا محمود احمد صاحب استاد جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ ابن مکرم رانا محمد نواز صاحب کاٹھگڑھی اطلاع دیتے ہیں۔

میرے تایازاد بھائی مکرم رانا محمد اکرم جاوید صاحب ابن مکرم رانا محمد یوسف صاحب کاٹھگڑھی مرحوم (سابق اسیر راہ مولیٰ) مورخہ 15 اگست 2012ء کو بعمر 66 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ کے سوگواران میں والدہ محترمہ جنت بی بی صاحبہ کے علاوہ اہلیہ محترمہ نصرت اکرم صاحبہ، دو بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے عثمان احمد جاوید صاحب کے کینیڈا سے پاکستان پہنچنے کے بعد مورخہ 17 ستمبر 2012ء کو بیت مبارک ربوہ میں بعد از نماز ظہر مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر صاحب تعلیم القرآن نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم لقمان احمد صاحب مربی ضلع جھنگ نے دعا کروائی۔ آپ مکرم رانا فاروق احمد صاحب مربی سلسلہ دعوت الی اللہ کے کزن اور مکرم رانا انور احمد صاحب سابق قائد ضلع میر پور آزاد کشمیر حال کینیڈا کے بھائی اور مکرم رانا نصر اللہ خان صاحب سابق صدر چک 2 ٹی ڈی اے ضلع خوشاب کے برادر نسبتی تھے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم احمد جاوید صاحب ترکہ مکرم خادم حسین صاحب)

مکرم احمد جاوید صاحب نے درخواست دی ہے کہ میرے والد محترم خادم حسین صاحب وفات پا چکے ہیں۔ ان کے نام قطعہ نمبر 1/35 محلّہ دارالعلوم شرقی برقبہ 1 کنال 4 مرلے 66 مربع فٹ بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ درج ذیل ورثاء میں بحصص شرعی تقسیم کر دیا جائے۔

تفصیل ورثاء

(1) مکرم عبدالنور عامر صاحب (بیٹا)
(2) مکرم وقاص بابر صاحب (بیٹا)
(3) مکرم احمد جاوید صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کر کے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

اعلان داخلہ

یونیورسٹی آف پنجاب نے بی اے/ بی ایس سی کے امتحانات کیلئے داخلہ فارم جمع کروانے کا شیڈیول برائے سال 2012ء درج ذیل ہے۔

ریگولر امیدوار	داخلہ فارم (خود جمع کروانا)	داخلہ فارم بذریعہ ڈاک
سنگل فیس	10 اکتوبر	3 اکتوبر
ڈبل فیس	31 اکتوبر	22 اکتوبر
پرائیویٹ امیدوار	داخلہ فارم (خود جمع کروانا)	داخلہ فارم بذریعہ ڈاک
سنگل فیس	22 اکتوبر	15 اکتوبر
ڈبل فیس	14 نومبر 2012ء	5 نومبر 2012ء

مزید معلومات کیلئے پنجاب یونیورسٹی کی ویب سائیٹ www.pu.edu.pk پر وزٹ کریں۔

(نظارت تعلیم)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

ملیریا سے بچاؤ

آج کل عام طور پر ہسپتال میں ملیریا کے مریضوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ملیریا سے بچاؤ کیلئے درج ذیل امور کی طرف خصوصی توجہ ہونی چاہئے۔ اس سلسلہ میں احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ

گھروں کے باہر کیاریوں اور اردگرد کے ماحول میں سپرے کروائیں۔

دروازوں اور کھڑکیوں پر جالی لگوائیں۔ اگر جالی لگی ہوئی ہے تو انہیں بند رکھیں۔

خصوصاً رات کے اوقات میں Repellant میٹس اور جلیبی ٹائپ رنگ وغیرہ استعمال کریں۔

گھروں کی چھتوں اور صحن میں سونے کی صورت میں مچھردانی کا استعمال کریں۔

گھروں کے باہر پانی کھڑا نہ ہونے دیں۔

ڈسٹ بن اوپر سے ڈھکے ہونے چاہئیں اور ان کو فوری طور پر خالی کر دیا جائے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

درخواست دعا

مکرم شیخ لطیف احمد اکمل صاحب نائب زعیم عمومی مجلس انصاراللہ ناصر آباد جنوبی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ محترمہ کو مکان کی چھت سے گرنے کی وجہ سے شدید چوٹیں آئی ہیں۔ الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے انہیں شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

ربوہ کے مضافات میں پلاٹس
کے خریداران متوجہ ہوں

ربوہ کے مضافات میں جن احباب کے پلاٹس ہیں ان سے گزارش ہے کہ اپنے پلاٹس پر قبضہ کرنے کیلئے چار دیواری اور کم از کم ایک کمرہ تعمیر کریں۔ جو احباب مضافاتی کالونیوں میں اپنے پلاٹ کی خرید وفروخت کسی پراپرٹی ڈیلر یا ایجنٹ کے ذریعہ کرنا چاہیں تو ان سے درخواست ہے کہ وہ صرف منظور شدہ پراپرٹی ڈیلر کی معرفت تحریری سودا کریں اور سودا کرنے سے قبل پراپرٹی ڈیلر کا اجازت نامہ ضرور چیک کر لیں۔

(صدر مضافاتی کمیٹی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

عطیہ خون خدمت خلق ہے

عجائبات عالم

اکاشی کیکیو برج ۔جاپان

دنیا کا طویل ترین پل

جاپان میں اکاشی کیکیو برج اس وقت دنیا کا طویل ترین سسپنشن پل ہے جو ''کوبے'' شہر کو ''اواجی شیما'' جزیرے سے ملاتا ہے۔اس پل کی تعمیر مکمل ہونے سے قبل سب سے طویل سسپنشن برج کا اعزاز ڈنمارک کے گریٹ بیلٹ ایسٹ برج کو حاصل تھا جس سے یہ پل 366 میٹر لمبا ہے۔

اکاشی کیکیو پل صرف طویل ہی نہیں بلکہ سب سے اونچا پل بھی ہے۔ اس کے دو ٹاوروں کی اونچائی 928 فٹ ہے۔ان کی اونچائی ایفل ٹاور کے برابر ہے۔ جاپانی انجینئروں نے اس پل کو ایک خاص تکنیک کے ذریعے مضبوط بنایا جسے ٹرس (Truss) کہتے ہیں۔اس تکنیک کے مطابق پل میں مختلف آہنی تکونوں کا ایک نیٹ ورک بنایا گیا ہے۔ جسے اگرچہ پل کی لچک کم ہونے سے یہ ٹھوس اور سخت ہو جاتا ہے لیکن تکونوں کے اس نیٹ ورک سے ہوا آر پار گزر سکتی ہے۔ ماہرین نے ہر ٹاور میں 20 ٹیونڈ ماس ڈیمپرز (TMD) لگائے ہیں جو ہوا کو جذب کرکے اس کی شدت کو کم کر دیتے ہیں ۔اس ڈیزائن کی وجہ سے یہ پل 180 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلنے والی ہواؤں کا مقابلہ کرسکتا ہے۔

اس پل کی ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ بڑے بڑے زلزلے کو برداشت کر سکتا ہے۔ پل سے 150 کلومیٹر دور اگر ریکٹر سکیل پر 8.5 درجے کا زلزلہ آجائے تو اسے بھی یہ پل برداشت کرسکتا ہے۔

5/اپریل 1998ء کو جاپان کے ولی عہد اور شہزادی سیاکو نے سرکاری طور پر ایک تقریب میں اس پل کا افتتاح کیا۔

اس پل میں 3 لاکھ لمبی کیبل استعمال کی گئی ہے جسے اس دنیا کے گرد سات دفعہ لپیٹا جاسکتا ہے۔اس پل کے تین عالمی ریکارڈ ہیں یعنی سب سے لمبا پل، سب سے اونچا پل اور سب سے مہنگا پل اس کی تعمیر پر 4.3 بلین ڈالر کی لاگت آئی جواب تک دنیا میں کسی بھی پل کی سب سے بڑی لاگت ہے۔اپریل 2006ء میں اس طویل ترین سسپنشن برج کو دنیا کے سات نئے عجائبات میں شامل کرلیا گیا۔

عطیہ چشم خدمت خلق ہے

تازہ خبر

دوہری شہریت رکھنے والے ارکان پارلیمنٹ نا اہل

سپریم کورٹ نے دوہری شہریت رکھنے والے تمام ارکان پارلیمنٹ کو نا اہل قرار دے دیا۔سپریم کورٹ نے تمام نا اہل ارکان سے تنخواہیں اور مراعات واپس لینے کا حکم دے دیا۔ الیکشن کمیشن تمام ارکان سے دوبارہ حلف لیں کہ وہ دوہری شہریت نہیں رکھتے ۔رحمٰن ملک کو بھی نا اہل قرار دے دیا گیا ہے وہ کسی بھی عوامی عہدے کے اہل نہیں۔ نا اہل ہونے والوں میں 11 ارکان پارلیمنٹ شامل ہیں۔الیکشن کمیشن کو رحمٰن ملک کے خلاف کارروائی کرنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔

بقیہ از صفحہ 1 مکرم نوید احمد صاحب

میں مقیم ہوا۔بعدازاں آپ 1985ء میں کراچی شفٹ ہوگئے۔مرحوم کے والد مکرم ثناء اللہ صاحب 1984ء میں 17 دن کے لئے عمرکوٹ میں اسیرِ راہِ مولیٰ بھی رہے۔مکرم ثناء اللہ صاحب پیشے کے حساب سے کارپینٹر ہیں۔

مکرم نوید احمد صاحب مرحوم سادہ طبیعت، نرم مزاج، نرم خو، ہمدرد، اطاعت گزار اور عاجزانہ عادات کے مالک تھے۔مرحوم کو تعلیم اور خدمتِ دین کا بہت شوق تھا مگر تنگ دستی کے سبب اُنہوں نے مڈل کے بعد تعلیم ادھوری چھوڑ کر معاشی طور پر اپنے والد کا ہاتھ بٹانے کیلئے ملازمت شروع کردی اور پھر بعد میں پرائیویٹ میٹرک مکمل کیا۔ان کے والد صاحب کا کہنا ہے کہ جب بھی موقع ملتا خدام الاحمدیہ کے کاموں میں بھرپور تعاون کرتے۔ رمضان میں اُنہوں نے خود اپنی خدمات پیش کیں کہ تین دن اُن کی چھٹی ہے لہٰذا اگر کوئی کام ہے تو اُنہیں خدمت کا موقع دیا جائے جس پر قائد صاحب نے اُنہیں راشن کی تقسیم کے حوالے سے کچھ ذمہ داریاں دیں جنھیں اُنہوں نے احسن رنگ میں ادا کیا۔آپ جس ادارہ میں ملازمت کرتے تھے وہاں بھی آپ کے ساتھی اور افسران آپ کے اخلاق اور ایمان داری سے بہت متاثر تھے آپ کی نمازِ جنازہ پر بھی آپ کے دفتر سے کئی افراد نے شرکت کی نیز آپ کے ادارہ کا مالک اور اُس کی فیملی کے ممبران آپ کے گھر تعزیت کی غرض سے تشریف لائے۔

مکرم نوید احمد صاحب مرحوم گھر میں سب سے بڑے تھے۔آپ نے لواحقین میں والدین کے علاوہ دو بھائی عزیزم ولید احمد 18 سال، طٰہٰ احمد 15 سال اور دو بہنیں رابعہ صدیقی 13 سال اور چھوٹی بیٹی لائبہ صدیقی عمر 7 سال سوگوار چھوڑی ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے ساتھ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ نیز تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین

❁❁❁❁❁

ربوہ میں طلوع وغروب 21 ستمبر

طلوع فجر	4:29
طلوع آفتاب	5:53
زوال آفتاب	12:01
غروب آفتاب	6:09

ضرورت نانبائی

❁ دارالضیافت میں نانبائی کی ایک آسامی کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔صرف ایسے احباب جماعت جو خدمت دین کا جذبہ رکھتے ہوں اور مشین پر، تندور پر ہر قسم کی روٹی لگانے کے ماہر ہوں۔ نیز اہل ربوہ اور بیرون از ربوہ جو اپنی رہائش کا خود انتظام کر سکتے ہوں اپنی تحریری درخواست کے ساتھ جس پر اپنے صدر صاحب محلّہ یا صدر صاحب جماعت کی سفارش بھی ہو کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ مورخہ 27 ستمبر 2012ء بوقت 9 بجے صبح انٹرویو کیلئے دارالضیافت ربوہ تشریف لائیں۔ (نائب ناظر ضیافت ۔دارالضیافت ربوہ)

ہاضمے کا لذیذ چورن
تریاق معدہ
پیٹ درد۔ بدہضمی۔ اپھارہ کیلئے کھانا ہضم کرتا ہے
ہروقت گھر میں رکھنے والی دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580
starjewellers@ymail.com

LIBERTY?

نوزائیدہ اور شیر خوار بچوں کے امراض
الحمید ہومیوکلینک اینڈ سٹورز
ہومیوفزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

جرمن ٹیوشن
لاہور میں امیگریشن کے سلسلے میں
جرمن زبان کے امتحان کی تیاری،
جرمن دستاویزات کے ترجمے کیلئے
رابطہ کریں: 0306-4347593

رمضان المبارک کے مہینہ سے
سیل۔سیل۔سیل
گل احمد، الکرم، فائیو سٹار، فردوس،
کرسٹل کلاسک، کوٹیکشن لان، چائنہ لان،
نیز تمام برانڈ کی ڈیزائنر لان پر سیل جاری ہے۔
ورلڈ فیبرکس
ملک مارکیٹ نزد یوٹیلیٹی سٹور ربوہ
نوٹ ریٹ کے فرق پر خریدا ہوا مال واپس ہو سکتا ہے

موسم گرما کی ورائٹی پر زبردست ۔سیل۔ سیل۔ سیل
اب جانا تو ضروری ہے
صاحب جی فیبرکس
ریلوے روڈ ربوہ: 0092-47-6212310

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ۔ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
047-6212515
0300-7703500

آندرے آس لینگوئج انسٹیٹیوٹ
جرمن زبان سیکھیے
گوئٹے انسٹیٹیوٹ سے سندیافتہ ٹیچر
اور اب لاہور کراچی ٹیسٹ کی تیاری کیلئے بھی تشریف لائیں۔
فیصل آباد میں بھی جرمن کلاسز کا آغاز ہو چکا ہے
ائیر کنڈیشنر کی سہولت موجود ہے
برائے رابطہ: طارق شبیر دارالرحمت غربی ربوہ
03336715543, 03007702423,0476213372

FR-10